مرثیہ:۷

در حال حضرت حُر علیہ السلام

مطلع

دُرَّۃُ التاجِ فصاحت ہے ثناخوانئ حُر

تعداد بند: ۱۳۴

www.emarsiya.com

۱

دُرّۂ التاجِ فصاحت ہے ثنا خوانیٔ حُر غیرتِ ماہِ شبِ قدر ہے پیشانیٔ حُر
بخدا کوئی دو عالم میں نہیں ثانیٔ حُر خلد میں کی شہِ لولاک نے مہمانیٔ حُر
نارِ دوزخ سے جدا ہو کے جناں میں پہنچا
سُرخرو خدمتِ شاہِ دو جہاں میں پہنچا

۲

گُلِ شادابِ گلستانِ شہادت ہے حُر آفتابِ فلکِ عز و شرافت ہے حُر
بخدا جوہرِ شمشیرِ شجاعت ہے حُر مردِ میدان وغا صاحبِ ہمت ہے حُر
جس کی حرمت ہے سوا خلق میں وہ حُر ہے یہی
جس پہ جرأت بھی ہے نازاں وہ بہادر ہے یہی

۳

جلوۂ نورِ خدا ہے رُخِ تاباں حُر کا چاک حیدرؑ نے کیا، دفترِ عصیاں حُر کا
لائقِ مدح ملائک ہے ثنا خواں حُر کا حوریں حُر کی ہیں، ارم حر کا ہے، رضواں حُر کا
حال پر حُر کے جو منہ آنسوؤں سے دھوتے ہیں
شادماں ان سے حسینؑ ابن علیؑ ہوتے ہیں

۴

پیاس میں ساتھ دیا شہ کا، خوشا ہمتِ حُر کم نہیں بوذر و مقداد سے کچھ عزتِ حُر
نہ ملی قیصر و فغفور کو بھی شوکتِ حر مہرباں ماہ پیمبر ہے زہے حرمتِ حُر
حوریں خدمت کو ملیں سایۂ طوبا پایا
ایک شبیر کے مل جانے سے کیا کیا پایا

۵

آنکھ جھپکی نہ سنانوں سے نہ تلواروں سے جنگ کی شیر نے بڑھ بڑھ کے ستمگاروں سے
مرد عاقل تھا جدا ہو گیا مکاروں سے اپنے دامن کو الجھنے نہ دیا خاروں سے
دار دینا سے دلاور یہ سبکدوش اٹھا
کہ جنازہ بھی نہ غازی کا کفن پوش اٹھا

www.emarsiya.com

۶

غیرِ حُرؑ کس نے یہ اعزاز جہاں میں پایا جس کو بھائی کہے شفقت سے نبیؐ کا جایا
بے کسی میں بھی عجب لطف و کرم فرمایا نار سے سوئے جناں عشقِ شہِ دیں لایا
گلشن خلد بریں اپنے عمل میں دیکھا
ناز کرتے ہوئے حوروں کو بغل میں دیکھا

۷

وہ فزا خلد کی، وہ چشمۂ کوثر کی بہار جنہیں دیکھا نہیں آنکھوں نے وہ نایاب اشجار
خوش جمالانِ جناں کے وہ اشارے ہر بار وہ قیامت کے کرشمے جو کریں دل کو فگار
باغ جنت میں جو رہ رہ کے ہوا آتی تھی
روح ہر مرتبہ اک تازہ مزا پاتی تھی

۸

ہاں ہوا خواہِ امام مَدَنی ایسا ہو بلبلِ گلشنِ شیریں سخنی ایسا ہو
کیا سے کیا ہوگیا قسمت کا دھنی ایسا ہو شور ہے چار طرف، پنجتنی ایسا ہو
شہ کے قدموں پہ فدا سر کیا مسکن چھوڑا
مرتے مرتے بھی نہ شبیر کا دامن چھوڑا

۹

بلبلیں بھرتی ہیں دم اس کا گلستانوں میں ایسی جانبازیاں دیکھی نہیں افسانوں میں
نام روشن صفتِ شمع ہے پروانوں میں واہ رے بخت ہوا شاہ کے مہمانوں میں
ناصرِ لختِ دلِ صاحبِ دُلدُل ہے یہی
فوجِ اللہ و پیمبر کا ہراول ہے یہی

۱۰

جان دی شوق سے دلبند پیمبر کے لئے چھوڑی آسائشِ دنیا شہِ صفدر کے لئے
یہ شرف کم نہیں کچھ حُرِ دلاور کے لئے تکیۂ زانوئے فرزندِ نبیؐ سر کے لئے
اللہ اللہ عجب عزّ و شرف ہاتھ آیا
خلد میں قربِ شہنشاہِ نجفؑ ہاتھ آیا

www.emarsiya.com

۱۱

باغِ فردوس سے لینے کو پیمبر آئے مئے تسنیم لئے ساقی کوثر آئے
بھائی کہتے ہوئے کس شوق سے شبّرؑ آئے میوۂ خلد لئے حمزہ و جعفر آئے
طرفِ باغِ جناں بادِ بہاری پہنچی
۱۲ خلد میں دھوم سے غازی کی سواری پہنچی

ناصرِ شاہ شیدان ہوا اللہ اللہ عازم روضۂ رضواں ہوا اللہ اللہ
راہ معبود میں بیجاں ہوا اللہ اللہ موردِ رحمت یزداں ہوا اللہ اللہ
سر فدا کر کے جری زندۂ جاوید ہوا
۱۳ نار سے نور ہوا، ذرہ سے خورشید ہوا

شب عاشور جو آئی بصد اندوہ و الم محوِ راحت ہوئے خیموں میں تمام اہل حرم
گھر میں روتے ہوئے پہنچے، جو شہِ عرش حشم دیکھا ناموسِ پیمبر میں بپا ہے ماتم
رخِ ہمشیر تمام آنسوؤں سے تر پایا
۱۴ اک طرف بانوئے بیکس کو کھلے سر پایا

کچھ عجب شان سے سید کی ہوئی مہمانی نہ مہیا تھی غذا کچھ نہ میسر پانی
دشمن جاں تھا ہر اک ظلم و ستم کا بانی کم سنوں پر تو غضب پیاس کی تھی طغیانی
ماں عجب یاس سے مصروف تھی نظارے میں
۱۵ ہچکیاں لیتا تھا بےشیر بھی گہوارے میں

کچھ عجب فکر و تردد میں ہیں سلطان انام کبھی روتے ہیں کبھی بھرتے ہیں سرد آہ امام
کبھی ہمشیر سے ہیں صبر و تحمل کے کلام دل ہے سینہ میں تپاں، زرد ہے چہرہ بھی تمام
کبھی منہ دیکھ کے شبیرؑ کا رو دیتے ہیں
گود میں بالی سکینہؑ کو کبھی لیتے ہیں

www.emarsiya.com

۱۶
کبھی مصروف نوافل کبھی مشغولِ دعا   کبھی غم بیبیوں کے لٹنے کا، کبھی شکرِ خدا
کبھی بھائی کا الم، گاہ پسر کا دھڑکا   کبھی حضرت کی زباں پر تھا رضینا بقضا
حالِ سرور پہ حرم اشکوں سے منہ دھوتے تھے
جتنے بچے تھے وہ سب گرد کھڑے روتے تھے ۱۷

غم و اندوہ سے سادات کی حالت تھی تباہ   جاں بلب پیاس سے تھی آلِ رسول ذیجاہ
غم میں پہنے ہوئے تھی لیلئ شب رختِ سیاہ   رنگ میں چہرۂ زنگی سے نہ کم تھا رُخِ ماہ
صاف چہروں سے نبی زادوں کے غم پیدا تھے
اخترِ چرخ تھے یا خالِ رخِ لیلا تھے ۱۸

بر میں تھا آہوں کا غل، بحر میں شورِ ماتم   تھا ہر اک شے کو، جگر بند پیمبر کا الم
فاطمہؑ روتی تھیں سر پیٹتے تھے شاہِ امم   روشنی شمعِ قمر کی بھی ہوئی جاتی تھی کم
چھائی تھی غم کی گھٹا فاطمہؑ کے پیاروں پر
چرخ بھی لوٹتا تھا تاروں کے انگاروں پر ۱۹

ناگہاں فوج حسینی میں ہوا شورِ اذاں   آئے خیمہ سے مُصلے پہ امام دو جہاں
دل سے مشغولِ عبادت ہوئے یثرب کے جواں   موردِ رحمتِ باری ہوئے وہ غنچہ دہاں
یاں تو مغرب کے فریضہ میں ہر اک عاقل تھا
اس طرف قتل کی تدبیر میں ہر جاہل تھا ۲۰

ظلمتِ شب وہ بلا کی وہ ڈرانا صحرا   وہ درندوں کی صدائیں وہ تڑپنا دل کا
عالمِ ہُو وہ ہر اک سو، وہ پریشان ہوا   جاں بلب خوف سے تھے آلِ رسول دوسرا
کسی معصوم کو بھی بوند نہ دی پانی کی
واہ کیا کوفیوں نے شاہ کی مہمانی کی

www.emarsiya.com

۲۱

جائزہ تھا کہیں تیروں کا کہیں مشقِ تبر تیز کرتا تھا کوئی تیغ، تو کوئی خنجر
دشمن جاں نظر آتا تھا ہر اک بانیٔ شر مشورے کرتے تھے خیمہ میں بہم شمر و عمر
خوب ساماں تھا یہ دو روز کے پیاسے کے لئے
۲۲ برچھیاں اور محمدؐ کے نواسے کے لئے

حُر عجب شان سے ہے خیمہ میں مسند پہ مکیں رنگِ رخ زرد ہے، اشک آنکھوں میں ہیں دل غمگیں
سر جھکائے ہوئے بھائی بھی ہے موجود وہیں لبِ غازی پہ کوئی بات بجز آہ نہیں
دردِ دل اپنا کسی سے جو نہ کہہ سکتا تھا
۲۳ یاس سے بھائی کے چہرہ کو جری تکتا تھا

مُتَحَیِّر مُتَألم مُتاسِف بیتاب دھیان آسائشِ تن کا نہ خیالِ خور و خواب
سوزِ غم سے دلِ بیتاب تھا پہلو میں کباب شوق کہتا تھا کہ چل خدمتِ مولا میں شتاب
ان کی ہو مہر تو سب دور یہ زشتی ہو جائے
۲۴ وہ اگر چاہیں تو ناری بھی بہشتی ہو جائے

کبھی کانپا، کبھی تڑپا، کبھی رویا صفدر کبھی جھوما، کبھی بپھرا کبھی سنبھلا تن کر
جوشِ رقت کا کبھی تھا، کبھی نالہ لب پر نورِ عینِ اَسَد اللہ پہ تھی اس کی نظر
وطن آواروں کا نوحہ جو وہ سن پاتا تھا
۲۵ دونوں ہاتھوں سے جگر تھام کے رہ جاتا تھا

پیٹ کہ سر کو یہ کہتا تھا کبھی وہ دیندار کب سے سادات کے خیمہ میں ہے پانی کی پکار
بت پرستوں سے سوا ہے عمر نانجار امتی ہو کے نبی زادہ پہ کھینچی تلوار
نہر روکی گئی دو روز کے پیاسے کے لئے
قحطِ آب اور پیمبر کے نواسے کے لئے

www.emarsiya.com

۲۶
باندھ کر دستِ ادب بھائی نے حُر سے یہ کہا شب بہت آئی ہے، کر لیجے تناول خاصہ
استراحت بھی کوئی دم ہے مناسب بھیّا صبح کو دلبر حیدرؑ سے ہے درپیش وغا
حکم ہے کل سرِ شبیرؑ قلم ہو جائے
گُل چراغِ لحدِ خیرِ اُمم ہو جائے

۲۷
کانپ کر حُر یہ پکارا کہ عیاذاً باللہ میرے ہوتے ہوئے ہو قتل امامِ ذیجاہ
مجھ کو خواہش ہے نہ کھانے کی نہ پانی کی ہے چاہ ہجر فرزند نبیؐ میں مری حالت ہے تباہ
چین دل کو نہیں کس طرح سے راحت پاؤں
گھر میں زہراؑ کے تو فاقہ ہو، میں کھانا کھاؤں

۲۸
نہ غریبوں کے لئے آب ہے ممکن نہ غذا بیکسوں پر یہ غم و رنج یہ آفت یہ بلا
جس کا منہ دیکھتے ہیں وہ ہے لہو کا پیاسا کون ایسا ہے جو اس وقت میں کام آئے ذرا
دیکھنے کو تو ان آنکھوں سے نہ کیا کیا دیکھا
ہاں مگر یوں بھی بدلتے نہ زمانہ دیکھا

۲۹
شہؑ نے مجھ کو مرے لشکر کو جو پیاسا پایا دل ہی واقف ہے جو کچھ لطف و کرم فرمایا
واہ کس شوق سے خود آبِ خنک پلوایا شور تھا منبعِ احساں ہے نبیؐ کا جایا
جلد آئے جسے پانی کی طلبگاری ہے
قلزمِ بخششِ فرزندِ نبیؐ جاری ہے

۳۰
کان میں آتی تھی ہر بار یہ سقوں کی صدا آو پیاسو، نہ کرو تشنہ دہانی کا گلا
ہاتھ منہ دھوؤ، پیو آب، کرو شکر خدا ہاں مگر دل میں رہے ساقیؐ کوثر کی ولا
غل تھا صدقے ترے اے پیاس بجھانے والے
مرحبا ساغرِ تسنیم پلانے والے

www.emarsiya.com

۳۱
کیا بیاں کیجئے اس وقت تھی کس طرح کی پیاس مجھکو تھا ہوش نہ باقی تھے سواروں کے حواس
پانی پلواتے تھے خود بادشہِ نیک اساس دوڑ کر سقوں کو لاتے تھے جنابِ عباسؑ
مشکیں کاندھوں پہ نہ تھیں جوش میں اک دریا تھا
آبِ رحمت قد آدم سے بھی کچھ نچا تھا

۳۲
اسی باعث سے میں آپ آپ ہوا جاتا ہوں سچ یہ ہے سامنے جاتا ہوا شرماتا ہوں
دمبدم قہر سے معبود کے تھراتا ہوں کیا کروں کیا نہ کروں ہائے میں پچھتاتا ہوں
کب مرے دھیان میں اس طرح کی مہمانی تھی
شہؑ کو لایا میں یہاں یہ مری نادانی تھی

۳۳
سن کے تقریر کو بھائی کی یہ بھائی نے کہا یہ تو سب سچ ہے مگر آپ کا اب قصد ہے کیا
حُر پکارا کہ غلامئ شہنشاہِ ہدا سیرِ گلزارِ ارم قربِ رسولِ دو سرا
ابھی جی جاؤں جو اس راہ میں مارا جاؤں
تا ابد ناصرِ شبیرؑ پکارا جاؤں

۳۴
کس بشاشت سے کہا بھائی نے ماشاء اللہ خود مجھے بھی پسرِ ساقئ کوثر کی ہے چاہ
جھوم کر باپ سے بیٹے نے کہا اے ذیجاہ متفق میں بھی ہوں اس رائے سے خالق ہے گواہ
خادمِ حُر نے کہا میں بھی چلوں گا آقا
قدمِ شہؑ پہ ان آنکھوں کو ملوں گا آقا

۳۵
آشنا خواب سے اصلاً نہ ہوا کوئی جواں انہیں باتوں میں کٹی رات، ہوئی صبح عیاں
لشکر شر نے کیا جنگ و جدل کا ساماں فوج اللہ و نبی میں ہوئی یکبار اذاں
سن کے آواز اذاں روح مزا پانے لگی
عرش تک اکبرِ مہرو کی صدا جانے لگی

www.emarsiya.com

۳۶

وہ ضیا تاروں کی وہ نور کا تڑکا وہ فزا روح بالیدہ ہو جس سے، وہ فرح ناک ہوا
گل خودرو کا وہ عالم وہ بہارِ صحرا عندلیبوں کے وہ نغمے کہ ملے دل کو مزا
بوسے جھک جھک کے زمیں کے جو ثمر لیتے تھے
۳۷ گل کھلے جاتے تھے غنچے بھی ہنسے دیتے تھے

سرو کا ناز سے ہر دم وہ اکڑنا لپ جو قمریوں کی وہ ہر اکبار صدائیں کو کو
قہر ڈھاتے تھے وہ سنبل کے زمیں تک گیو گلِ خوشبو کی وہ پھیلی ہوئی ہر سو خوشبو
تھے مسرت سے شگفتہ جو چمن پھولوں کے
۳۸ بلبلیں چومتی پھرتی تھیں دہن پھولوں کے

صبح کا وقت ہے گلزار میں خوشبو ہیں گل کہتے ہیں اہل نظر نرگس جادو ہیں گل
طرفہ عالم ہے جو پھیلے ہوئے ہر سو ہیں گل عندلیبوں کا دبائے ہوئے پہلو ہیں گل
پتیاں گرتی ہیں جب تیز ذرا چلتی ہے
۳۹ اس لئے پھولوں سے دب دب کے ہوا چلتی ہے

ہر چمن ملک ہے گلچینوں کو ملتا ہے خراج زرِ گل بادِ بہادری نے دیا باغ کو باج
باغباں شاد ہے شادی کا زمانہ ہے آج نظر آتا ہے ہر اک پھول سرِ شاخ پہ تاج
باتیں وہ سب ہیں جو لازم ہیں ریاست کے لئے
۴۰ تازیانہ لئے سنبل ہے سیاست کے لئے

طیر سب آپ سے باہر ہیں خوشی کے مارے حال یہ ہے کبھی پر کھولے کبھی چہکارے
گل سفید اونچے درختوں پہ نہیں ہیں سارے ہے تعجب نظر آنے لگے دن کو تارے
زرد پھول اتنے کھلے خلق تماشائی ہے
صاف ہوتا ہے عیاں دھوپ نکل آئی ہے

www.emarsiya.com

۴۱

غنچہ کے دل کی گرہ باد صبا نے کھولی   کوئی پتی جو ہلی ساتھ ہی بلبل بولی
باغ میں پھولوں سے گلچیں نے بھری ہے جھولی   صورتیں شاہدِ گلشن کی وہ بھولی بھولی
چال ہے وہ جو ہر اک قلب کو تڑپاتی ہے
جب نسیم آتی ہے دل لیکے چلی جاتی ہے

۴۲

عشق بازوں کے لئے باغ میں ہے لطف حیات   ناز و انداز کے جاری ہیں طریقے دن رات
یوں ہی کہتی ہے حسینانِ چمن کی اوقات   بات کیا ہے گل و بلبل میں جو ہوتی نہیں بات
فاختہ سے جو کشیدہ انہیں کچھ پاتی ہیں
بیلیں لپٹی ہوئی ہر سرو کو سمجھاتی ہیں

۴۳

اس طرف جمع ہیں، گلہائے امام خوش خو   چہرے خورشید، گلے چاند، مہ نو ابرو
کاکلِ جعد فدا جس پہ وہ پیارے گیسو   آنکھیں سر چشمۂ احساں، گہرِ خُلد آنسو
مرتبے خلق پہ ظاہر لبِ ذی قدر کے ہیں
اس مہ نو پہ تصدق شہداء بدر کے ہیں

۴۴

گو قیامت کی گلستانِ جہاں میں ہے بہار   پر محمدؐ کے چمن سے نہیں نسبت زنہار
دیکھ لے ایک نظر اس کی فضا کو جو ہزار   صورت گل سے ہو پھر بلبل شیدا بیزار
پھر نہ یہ جوش نہ یہ زمزمہ خوانی رہ جائے
گل و بلبل کی زمانے میں کہانی رہ جائے

۴۵

یاں بھلا سنبل و ریحاں کی حقیقت کیا ہے   سامنے ان کے گل تر میں، لطافت کیا ہے
بلبلیں ذبح ہوئی جاتی ہیں آفت کیا ہے   لڑکھڑاتی ہے صبا بھی یہ قیامت کیا ہے
بزمؔ ہاں اپنی زباں پر نہ یہ ذکر آنے دو
پھول غرقِ عرقِ شرم ہیں، بس جانے دو

www.emarsiya.com

۴۶
صبح کا وقت بھی ہوتا ہے سہانا کیسا دل سے کیوں محوِ عبادت نہ ہوں خاصانِ خدا
رونق افروز مصلّے پہ ہوئے شاہِ ہدا با وفا فوج نے باندھا عقبِ شاہ پرا
اے زہے بخت عجب اوج یہ گل پائیں گے
شہ سے پہلے چمن خلد میں یہ جائیں گے

۴۷
پسر احمدؐ مرسل کی عبادت کے نثار ذکر و طاعت کے فدا، شانِ امامت کے نثار
پیروان شہ عادل کی جماعت کے نثار زہد و تقوے کے فدا حسن قرأت کے نثار
بڑھ گئی گلشن اسلام کی زینت ان سے
آج تک خلق میں قائم ہے عبادت ان سے

۴۸
حسن میں شان میں صورت میں سوا ایک سے ایک رعب میں داب میں شوکت میں سوا ایک سے ایک
زور میں جوش میں قوت میں سوا ایک سے ایک دل میں ہمت میں شجاعت میں سوا ایک سے ایک
مورچے توڑیں صفیں اُلٹیں دلاور ایسے
بڑھ کے لاکھوں سے کریں جنگ غضنفر ایسے

۴۹
راست گو، وضع کے پابند، خوش اطوار ہیں سب صاف دریائے شرف کے دُرِ شہوار ہیں سب
غازی و شیر دل و اشجع و دیندار ہیں سب اسد اللہ و ید اللہ کے دلدار ہیں سب
فلک عزت و اقبال کے سب تارے ہیں
مُصحفِ احمدؐ مختار کے یہ پارے ہیں

۵۰
نور وہ چہروں کا اُن کے، وہ عمامے عربی خوف کچھ مرگ کا اصلاً، نہ غمِ تشنہ لبی
رخِ روشن سے عیاں جلوۂ عالی نسبی ناصرِ شاہ ہدیٰ، عاشق اللہ و نبیؐ
اہلِ دیں جو ہیں انہیں کام انہیں پھولوں سے ہے
زینتِ گلشنِ اسلام انہیں پھولوں سے ہے

www.emarsiya.com

۵۱

سورۂ نور ہے شاہد، فلکِ دیں کے ہیں ماہ مرتبے ان کے ہیں یٰسین سے ظاہر و اللہ
نسب پاک پہ ہے آیۂ تطہیر گواہ وہ نمازی کہ نمازوں کو بھی خود جن کی ہے چاہ
تھی قیامت کی غریبوں پہ تباہی رن میں
دی تشہد نے شہادت کی گواہی رن میں

۵۲

حسن صوت ایسا کہ داؤد بھی ہوں جس پہ فدا دم عیسیٰ کا اثر، صاف لبوں سے پیدا
ان کے لہجوں پہ تھا خود بلبل، سدرہ شیدا وجد میں چرخ پہ قدسی تھے زہے شانِ خدا
غل تھا یوں اہل ولا عشق کا دم بھرتے ہیں
اس طرح خاصۂ رب حمدِ خدا کرتے ہیں

۵۳

جب ملی طاعت معبود سے سب کو فرصت دل شگفتہ ہوئے روحوں نے وہ پائی راحت
بڑھ گئی پیش خداوند دو عالم عزت نظر آنے لگے آنکھوں کو قصورِ جنت
ہوئے خوبانِ جناں کے جو نظارے پیہم
قہر ڈھانے لگے حوروں کے اشارے پیہم

۵۴

شہؑ نے فرمایا کہ کیا دیکھا، بتاؤ تو ذرا یک زباں ہوکے کہا سب نے کہ جنت کی فزا
دیکھ لی روضۂ رضواں کی بہار اے مولا یہ شرف آپ کے صدقے میں غلاموں کو ملا
اب یہ حسرت ہے کہ ہم دار فنا سے جائیں
جلد ہو اِذن کہ کوثر پہ یہ پیاسے جائیں

۵۵

سن کے یہ خیمۂ اقدس میں گئے شاہِ زماں دیکھا ناموسِ محمدؐ میں ہے اک حشر عیاں
پیاس کے صدمہ سے بیتاب ہیں سب خورد وکلاں ہے غضب بند ہے اطفال پہ بھی آبِ رواں
محو اندوہ تمام آل نبیؐ کو پایا
مضطرب سب سے سوا بنت علیؑ کو پایا

www.emarsiya.com

۵۶

صحن میں زیرِ فلک شہ نے کھلے سر دیکھا   رنگ رخ زرد تو منہ آنسوؤں سے تر دیکھا
روئے حضرت بھی جو با حالت مضطر دیکھا   دوڑی زینبؑ جو یہ حال شہ بے پر دیکھا
بولیں سر پیٹ کے قربان یہ ہمشیر ہوئی
یہ تو کہہ دیجئے کچھ صلح کی تدبیر ہوئی ۵۷

رو کے فرمایا کہ یہ امر ہے دشوار بہن   ہر بشر موت سے دنیا میں ہے ناچار بہن
خاک ہو زیست کا پھر کوئی طلب گار بہن   نہ رہے خلق میں جب احمد مختارؐ بہن
صورت خضر بھی عالم میں جو رہنا ہوگا
صدمۂ مرگ پر اک دن ہمیں سہنا ہو گا ۵۸

حشر برپا ہوا سنتے ہی یہ پر درد کلام   صورتِ ماہیٔ بے آب حرم تڑپے تمام
ہوگئیں غش غم جانکاہ سے ہمشیر امام   نکلے روتے ہوئے خیمہ سے شہنشاہِ انام
جان اپنی غم سرور میں جو سب کھونے لگے
گریۂ آلِ محمدؐ پہ ملک رونے لگے ۵۹

راکبِ دوشِ نبیؐ کی تھی سواری در پر   جلوہ فرما ہوئے گھوڑے پہ شہِ نہ جن و بشر
کہنے کو پیشِ نگہ آگے بڑھے فتح و ظفر   دیدنی تھا وہ حَشَم اور وہ شِکوہِ لشکر
تیغیں کھینچے ہوئے غصہ میں وہ صفدر پہنچے
سیدھے جنگاہ میں خیمہ سے نکل کر پہنچے ۶۰

علم سبز دکھانے لگا طوبیٰ کی بہار   ہو گئے تازہ نہالِ چمنِ خلد اشجار
اُڑ کے لہرایا ہوا سے جو پھریرا اکبار   فیضِ خوشبو سے مہکنے لگے سارے گلزار
نکہت گل کی لطافت کیسے خوش آئی تھی
بوئے فردوس بریں باد صبا لائی تھی

www.emarsiya.com

٦١

جاں نثاری کا غضب جوش تھا جراروں کو بھول کر ڈاب میں رکھتے تھے نہ تلواروں کو
ولولے جنگ کے آتے تھے وفا داروں کو قہر کا غیظ تھا مولا کے نمک خواروں کو
رن یہ پڑتا کہ تہہ چرخ اک آفت ہوتی
٦٢ روکتے گر نہ شہ دیں تو قیامت ہوتی

ابھی نکلا تھا نہ خیمہ سے حُرِ عالیجاہ کہ نقیبوں نے یہ غازی کو خبر دی ناگاہ
شاہ سے مستعد جنگ ہے کوفہ کی سپاہ دیکھتا ہے عمر سعد تری دیر سے راہ
شب سے اس فکر میں مطلق اُسے آرام نہیں
٦٣ چل بس اب جلد، توقف کا یہ ہنگام نہیں

اُٹھ کے خیمہ سے چلا فوج کی جانب صفدر ساتھ سائے کی طرح بھائی تھا اور عبد و پسر
کی جری نے عمرِ سعد پہ غصہ سے نظر بہرِ تسلیم ستمگر نہ جھکایا گیا سر
ہاتھ میں شمر ستمگر کے جو خنجر دیکھا
٦٤ حُر غازی نے سوئے تیغ بگڑ کر دیکھا

حُر کے بگڑے ہوئے تیور جو شقی نے دیکھے مثل روباہ دبکنے لگا ظالم ڈر سے
گفتگو کی یہ غضنفر سے مخاطب ہو کے ہم نے دریا کا کیا آج سے مختار تجھے
سب رسالے کے جواں نہر پہ تیار رہیں
٦٥ گھاٹ روکے ہوئے آمادۂ پیکار رہیں

کیوں نہیں صبح سے تو مستعدِ جنگ یہ کیا چہرہ کیوں اُترا ہے کیوں فق ہے ترا رنگ یہ کیا
دیکھتا ہوں تجھے کچھ کل سے میں دل تنگ یہ کیا رات سے ہے ترا بدلا ہوا آہنگ یہ کیا
دمبدم کی خبریں مجھ کو چلی آتی ہیں
خود نگاہیں ترے انداز کو بتلاتی ہیں

www.emarsiya.com

۶۶

حال سے میں ترے آگاہ ہوں اے نیک انجام   رات سے تو نے پیا آب نہ کھایا ہے طعام
سن کے تڑپا کیا تو گریۂ اطفال امام   اب مرے سامنے آیا تو دعا ہے نہ سلام
آنکھیں بھی اُبلی ہیں اور منہ میں بھی کف آیا ہے
۶۷ بے طرح آج کسی نے تجھے بھڑکایا ہے

مجھ کو بدلا نظر آتا ہے ترا رنگِ مزاج   دیکھتا ہوں میں تجھے آپ سے باہر ہے تو آج
ہاتھ آیا ہے کسی ملک کا کیا تجھ کو خراج   یا دیا سبط پیمبر نے عروجِ معراج
کون سی بات نے آنکھوں کو تری بند کیا
۶۸ سیرِ فردوس نے شاید تجھے خورسند کیا

کچھ بیاں ہم سے بھی کر اُس چمنستاں کی بہار   پھول کس رنگ کے ہیں کیسے ہیں واں کے اشجار
حور کے تیرِ مژہ نے کیا دل تیرا فگار   یاد تو ہوگی تجھے کیفیت بوس و کنار
اب بھی ہوشیار ہو ان باتوں میں کیا رکھا ہے
۶۹ عشقِ شہ نے تجھے دیوانہ بنا رکھا ہے

صاف ظاہر ہے کہ بیدل ہے پریشان ہے تو   کون سی بات ہوئی ہے جو پشیمان ہے تو
کس تردد میں ہے کس واسطے حیران ہے تو   بولا جرار کہ بے عقل ہے نادان ہے تو
وہ ترا ساتھ دے جو منکرِ قرآں ہو جائے
۷۰ وہ ترا دوست ہو جو دشمن ایماں ہو جائے

ہائے آفت میں گرفتار ہیں سلطان انام   تجھ کو سودا ہے جو کرتا ہے یہ بیہودہ کلام
اب کوئی چیز ہے تو اور نہ ترا حاکمِ شام   پیروِ دیں ہوں میں بیدیں کی اطاعت ہے حرام
سچ تو یہ ہے سوئے ایماں جسے رغبت ہوگی
کافروں سے نہ کبھی اُس کو محبت ہوگی

www.emarsiya.com

۷۱

ہو گیا آگ یہ سن کر عمر بد افعال   بولا خاموش برا ہے انہیں باتوں کا مال
کیا کہے گا تجھے حاکم جو سنے گا یہ حال   اپنے انجام کا مطلق نہیں کچھ تجھ کو خیال
عہدہ یہ ہاتھ سے جائیگا تو شرم آئیگی
قید یوں ہو گا تری جان پہ بن جائیگی

۷۲

ہو کے برہم یہ کہا حر نے کہ خاموش اوشوم   اب جو بولے گا تو کر دوں گا حقیقت معلوم
کب سماتا ہے نظر میں، ترے لشکر کا ہجوم   ہوں مٹانے پہ جو آمادہ تو سب ہوں معدوم
طائر جاں کو بھلا صید کرے گا کوئی
حُر ہے آزاد اُسے قید کرے گا کوئی

۷۳

تو ہے کیا اور ترا حاکم خود سر کیا ہے   ہے تجھے جس پہ بڑا ناز وہ لشکر کیا ہے
بزدلوں سے بھی جو دبکے وہ غضنفر کیا ہے   تجھ سے نامرد سے دب جاؤں مجھے ڈر کیا ہے
اب تو بارِ کرمِ شاہ مرے دوش پہ ہے
او ستمگر یہ تری نوکری پاپوش پہ ہے

۷۴

آگیا حُر کے برادر کو بھی جرأت کا جوش   آنکھ دکھلا کے کہا او ستم آرا خاموش
قیدیٔ دامِ بلا خود ہیں ترے جوشن پوش   گوشمالی کے سزا وار ہیں یہ حلقہ بگوش
بڑھ کے نعرہ جو کروں فوج کو حیرت ہوجائے
کھینچ لوں تیغ ابھی میں تو قیامت ہوجائے

۷۵

حُر کا فرزند بھی للکار کے بولا یہ شتاب   بڑھ گیا ایسا دماغ اب ترا او خانہ خراب
ہم سے یہ نوک کی لینا یہ بگڑنا یہ عتاب   کیا نہیں جانتا ہم تیغ سے دیتے ہیں جواب
کثرت فوج ستمگر ہے تو پروا کیا ہے
ہم سپاہی ہیں، شقی تو ہمیں سمجھا کیا ہے

www.emarsiya.com

۷۶

نعرہ زن شیر کی مانند ہوا حُر کا غلام اوستمگار نہ بک، اپنی زباں کو دے لگام
سر پہ پڑ جائے اگر ایک بھی ضربِ صمصام سب ابھی یہ تری سالاری و نخوت ہو تمام
اب جو کچھ منہ سے نکالا تو سزا پائے گا
ایک ہی وار میں چورنگ نظر آئے گا ۷۷

چار شیروں کو جو روباہ نے بپھرا پایا بند بند اُس ستم ایجاد کا ڈر سے کانپا
سدِّ رہ ہو گیا آ کر جو سواروں کا پرا رہ گیا چاب کے ہونٹوں کو فدائی شہ کا
کہا خادم نے کہ مرضی ہو تو پیکار کریں
بولا فرزند کہ نامردوں پہ کیا وار کریں ۷۸

عرض کی بھائی نے خیر، اب ہمیں شر سے کیا کام دل تڑپتا ہے چلیں جلد سوئے شاہِ انام
گر ہوئی دیر پہنچنے میں تو مٹ جائے گا نام حُر نے گھبرا کے کہا سچ ہے، نہیں اس میں کلام
ہو گئی شہ سے لڑائی تو قیامت ہو گی
چار آنکھیں بھی نہ ہوں گی یہ ندامت ہو گی ۷۹

پھر تو رہواروں کو چاروں نے لگائے کوڑے باگیں لیتے ہی ہوا ہو گئے تازی گھوڑے
مورچے راہ میں لشکر کے ہر اک جا توڑے منہ کئی لاکھ کے، ان چاریلوں نے موڑے
اس طرح شام کے بادل سے وہ کوکب نکلے
عمر سعد پہ ثابت نہ ہوا کب نکلے ۸۰

مینہ کی مانند برسنے لگے شیروں پر تیر آئی گھر کر صفتِ ابرِ سیاہ بے پیر
برق کی طرح چمک جاتی تھی حُر کی شمشیر ہوش اعدا کے اُڑاتی تھی صدائے تکبیر
سدِّ رہ پایا ذرہ پوش ستمگاروں کو
توڑ کر آئے جری لوہے کی دیواروں کو

www.emarsiya.com

۸۱

بادشاہ دو جہاں نے جو یہ عالم دیکھا   اپنے لشکر کے علمدار سے یہ فرمایا
جلد جاؤ کہ ادھر آتا ہے میرا شیدا   فوج اعدا بھی تعاقب میں ہے دیکھو بھیا
ہو کے خود سینہ سپر حُر کو بچانا بھائی
بال بیکا نہو اس طرح سے لانا بھائی ۸۲

سن کے حکم شہِ ابرار چلا وہ جرار   حُر نے جو سوئے علمدار نظر کی اکبار
اترا گھوڑے سے جری ڈاب میں رکھ لی تلوار   خاک چہرہ پہ ملی، سر سے گرائی دستار
کچھ عجب حال سے نزدیکِ غضنفر آیا
ہاتھ باندھے ہوئے اور کھولے ہوئے سر آیا ۸۳

دوڑے یہ دیکھ کے کھولے ہوئے آغوش جناب   ہنس کے فرمایا کہ کیوں اتنا ہے بھائی بیتاب
کیوں لرزتا ہے بدن، کیوں تری حالت ہے خراب   اشک خوں آنکھوں میں بھر آئے دیا کچھ نہ جواب
غم سے بے چین جو عباس نے پایا اسکو
دی یہ تسکین کہ سینے سے لگایا اس کو ۸۴

سایۂ رایت اسلام میں غازی آیا
دن پھرے خدمتِ شاہِ دو جہاں میں پہنچا
جاتے جاتے طرفِ نار، جناں میں پہنچا ۸۵

حُر ہوا نار سے حُر، فوج خدا میں آکر   دھو دیا اشک ندامت نے گنہ کا دفتر
عرض کی اے شہ دیں اے دل و جاں حیدرؑ   عفو کیجے مری تقصیر برائے داور
اپنے عصیاں کا مُقِر اے شہِ صابر ہوں میں
ہاتھ بھی سر بھی قلم کیجیے حاضر ہوں میں

www.emarsiya.com

۸۶

شہ نے فرمایا کیا حق نے ترا عفو قصور تجھ سے اب احمدِؐ مختار نہیں ہیں رنجور
خوش ہوئے حیدرؑ و شبرؑ، ہوئیں زہراؑ مسرور ہم ہوں آزردہ کسی سے نہیں اپنا دستور
اب بہت پاس ہے ہنگام سفر اے بھائی
ہو مبارک تجھے فردوس میں گھر اے بھائی ۸۷

خوش ہوا جبکہ سنے شہ سے یہ شفقت کے کلام جان و دل سے ہوا قربان وہ شیدائے امام
لیکے رخصت جو چلا رن کو حُرِ نیک انجام رہ گئے تھام کے دل بادشہِ عرش مقام
بولے شہ دکھ کی نہ نکلی کوئی حسرت افسوس
مجھ کو مہماں سے ہوئی سخت ندامت افسوس ۸۸

جنگ کی تھی جو امنگ اور بڑھا شوق جدال زینتِ زیں ہوا فوراً وہ مہِ برجِ کمال
کی جو مہمیز تو رہوار چلا کبک کی چال یوں اُڑا وہ کہ ہوئے رشک سے طائر بھی حلال
تیزیاں سامنے سرعت کے، ہوا بھول گئی
ایسی گھبرائی کہ چال اپنی صبا بھول گئی ۸۹

حر کا وہ رعب دلیرانہ دکھاتے جانا وہ نظر غیظ کی وہ ہونٹ چباتے جانا
ساتھیوں کو ہنرِ جنگ سکھاتے جانا آستینوں کا وہ غصہ سے چڑھاتے جانا
تازیانے کی وہ کب تاب بھا لاتا تھا
سایۂ زلف سے رہوار بھڑک جاتا تھا ۹۰

سر پہ وہ مِغفَرِ فولاد وہ بَرمیں جوشن وہ تہور وہ جلالت وہ غضب کی چتون
رخ کو گر ماہ کہوں میں تو ہے تشبیہ کہن صاف ہے یہ فلکِ حُسن کا مہرِ روشن
رخ پہ بل کھائے وہ گیسو جو نظر آتے ہیں
دل پری زادوں کے بیساختہ لہراتے ہیں

www.emarsiya.com

۹۱

رخش شاہوں کے خجل جس سے ہوں رہوار ایسا　چوکڑی بھولیں ہرن دیکھ کے طرار ایسا
آنکھ پڑتی ہے حسینوں کی طرحدار ایسا　سمجھے مالک کے اشارے کو بھی ہشیار ایسا
ابر ہی شرم سے آب آب ہو سرعت ایسی
۹۲ کس فرس میں ہے بھلا فہم و فراست ایسی

لاکھ دوڑاؤ مگر دم کبھی بھرتا ہی نہ تھا　صورتِ ابلقِ ایام ٹھہرتا ہی نہ تھا
پاؤں جز دوشِ صبا، یہ کہیں دھرتا ہی نہ تھا　جب کبھی چرخ پہ چڑھتا تھا اُترتا ہی نہ تھا
دم بہ دم رفرف و دلدل کا وہ دم بھرتا تھا
۹۳ خود براقِ نبوی اُس کی ثنا کرتا تھا

تیغیں تولے ہوئے ہمراہ بردار فرزند　عبدِ جانباز لئے ہاتھ میں گرز اور کمند
پشت پر مثل سپر تھا کہ نہ ہو کوئی گزند　گہہ ہوا سینہ سپر آگے بڑھا کر وہ سمند
گاہ بڑھ بڑھ کہ نموداروں کو وہ ٹوکتا تھا
۹۴ چاب کر ہونٹ پلٹتا تھا جو حُر روکتا تھا

ہنس کے خادم سے یہ کی حر جری نے گفتار　ہاں مناسب ہے اُدھر جا کے علم کر تلوار
بولا بھائی سے کہ اعدا سے کرو تم پیکار　کہا بیٹے سے بڑھو سامنے اب اے دلدار
واہ کیا اوج ملا ہے مرے دلبر تم کو
۹۵ میں نے صدقے کیا آقا کے پسر پر تم کو

جا پڑے لشکر بزدل پہ جھپٹ کر وہ شیر　تھے جو سرہنگ بڑے دب گئے سرکش ہوئے زیر
جنگ کرنے لگے نو لاکھ سے یہ تین دلیر　فتح کے ہو گئے ساماں نہ ذرا بھی ہوئی دیر
پٹ گیا لاشوں سے رن پست بد افعال ہوئے
ہو گئیں صاف صفیں مورچے پامال ہوئے

www.emarsiya.com

۹۶
بھائی لڑتا تھا اِدھر حر کا تو فرزند اُدھر　　عبدِ جانباز تھا غازی کا بڑے زوروں پر
وار کرتا تھا ہر اک معرے میں بڑھ بڑھ کر　　چار ہاتھوں میں کیا شیروں نے تر بتر لشکر
ضرب سے ان کی نہ اعدا کو اماں ملتی تھی
چرخ تھراتا تھا مقتل کی زمیں ہلتی تھی

۹۷
الغرض راہی جنت ہوئے وہ لڑ بھڑ کر　　خاک پر لاش جواں بیٹے کی آئی جو نظر
دل پہ غازی کے چلے رنج و الم کے خنجر　　تھام کر دل کو لگا کہنے وہ فرخندہ سیر
اس جواں مرگ کا غربت میں میں کیا دھیان کروں
لاکھ بیٹے ہوں تو شبیرؑ پہ قربان کروں

۹۸
دی صدا شاہِ شہیداں نے یہ حُر کو اکبار　　اے وفا کیش حُسین اس تری الفت کے نثار
اے مرے عاشقِ صادق مرے مونس غمخوار　　خنجرِ غم نے کیا میرے کلیجے کو فگار
رو لے دل کھول کے اے جان کے کھونے والے
ہم بھی ہیں اکبر و عباس کو رونے والے

۹۹
داغ بھائی کا ترے دل کو ملا ہائے ستم　　ٹوٹنے والا ہے ہم پر بھی یہی کوہِ الم
جوڑ کر ہاتھ کہا حر نے بچشمِ پر نم　　وہ برا وقت نہ دکھلائے خدائے اکرم
یہ تمنا ہے کہ آقا پہ فدا ہو جاؤں
حق غلامی کے جو ہیں اُن سے ادا ہو جاؤں

۱۰۰
پھر سوئے لشکر روباہ غضنفر آیا　　اک تلاطم ہوا ہر صف میں کہ صفدر آیا
دیکھنے کو عمرِ سعدِ بد اختر آیا　　فوج اعدا کے قریں حر بھی جھپٹ کر آیا
قہر کا سامنا تھا غیظ میں وہ صفدر تھا
یا علیؑ لب پہ کبھی تھا کبھی یا حیدرؑ تھا

www.emarsiya.com

۱۰۱

آنکھ جھپکی نہ ہزاروں سے بھی ہمت ایسی لاکھ دو لاکھ میں جو ایک، طبیعت ایسی
جس سے حسان بھی شرمندہ طلاقت ایسی نطق ہو بند فصیحوں کا فصاحت ایسی
ذوالفقارِ شہِ مرداں کا جو دم بھرتی تھی
۱۰۲ کام تلوار کا غازی کی زباں کرتی تھی

آگیا سامنے جس دم عمرِ ناہنجار چاب کر ہونٹ یہ جرار پکارا اکبار
او بنِ سعد سنبھل رخش پہ بہرِ پیکار گر ہے دعوائے شجاعت تو علم کر تلوار
جستجو نام کی لازم ہے دلاور کے لئے
۱۰۳ بزدلی ایسی نہیں چاہئے افسر کے لئے

آمرے سامنے نامرد بہادر ہوں میں صاحبِ منزلت و اوج و تہور ہوں میں
مشتری جس کا ید اللہ ہے وہ دُر ہوں میں دیکھ او سعد کے منحوس، وہی حُر ہوں میں
یوں شرف خلق میں قسمت سے بشر پاتا ہے
۱۰۴ کام بگڑا ہوا اس طرح سے بن جاتا ہے

شیر بھی ڈرتے ہیں جس سے وہ غضنفر ہوں میں بخدا بحر شجاعت کا شناور ہوں میں
آبرو دی جسے کوثر نے وہ گوہر ہوں میں جس سے جنت کی ہے رونق وہ گل تر ہوں میں
تیغ ہے بہر عدو تیز زبانی میری
۱۰۵ ہے لب بلبل سدرہ پہ کہانی میری

بس ہے الطاف امام دوسرا میرے لئے بہتر اکسیر سے ہے خاک شفا میرے لئے
حوریں میرے لئے جنت کی فزا میرے لئے کم ہے یہ سبط پیمبر کی عطا میرے لئے
کس طرح تجھ پہ نہ او بانیٔ شر غالب ہوں
میں ہوا خواہِ علی ابن ابی طالبؑ ہوں

www.emarsiya.com

١٠٦

یہ سخن کہتا ہوا آگے بڑھا وہ ذیجاہ بھاگا گھبرا کے ستمگار بسان روباہ
ناوک ظلم لگانے لگی کوفہ کی سپاہ تن کے غازی نے بھی کی قہر سے لشکر پہ نگاہ
فوج پر اُڑ کے گیا باگ جو لی تازی کی
١٠٧ برق چمکی کہ چلی تیغ حُرِ غازی کی

ساقیا بادہ جرأت کا کوئی جام پلا جوش دونا جو کرے وہ مئی گلفام پلا
رن کو جانا ہے نہیں دیر کا ہنگام پلا جلد اب ساغر صہبائے خوش انجام پلا
ہے تمنا کہ کروں قتل ستمگاروں کو
١٠٨ دیکھوں میداں میں چمکتی ہوئی تلواروں کو

لو چلی تیغ ہوئی جنگ حُرِ صفدر سے خود گلے کاٹ لئے سینکڑوں نے خنجر سے
ابر کی طرح پھٹے فوج کے بادل ڈر سے ڈھیر ہو ہو گئے میدان میں یہ سر برسے
کچھ نئی تھیں دمِ رفتار ادائیں اس کی
١٠٩ برق بھی لیتی تھی ہر بار بلائیں اس کی

اُس سے رہواروں کی آنکھیں نہ چمکتیں کیونکر دن کو دکھلاتے تھے میدان میں تارے جوہر
سر اٹھایا تو گرا خاک پہ دھڑ سے خود سر حر کی تلوار سے میداں میں بپا تھا محشر
سر جدا جسم سے کر دیتی تھی تڑپاتی تھی
١١٠ رقصِ بسمل سے وہ اک تازہ مزا پاتی تھی

جانیں لیتی تھی وہ تیغ صفہانی ہر دم آب میں سیل فنا کی تھی روانی ہر دم
خون برساتا تھا تلوار کا پانی ہر دم رن میں کرتی تھی عجب سحر بیانی ہر دم
فوج اعدا کے لئے دشمن جاں تھی تلوار
شعلہ خو برقِ غضب سیفِ زباں تھی تلوار

www.emarsiya.com

۱۱۱

آب شمشیر نے یہ خاک اوڑائی رن میں دم میں کر دی صف اعدا کی صفائی رن میں
کیفیت حشر کی ہر سمت دکھائی رن میں چار سو تھی حُرِ غازی کی دوہائی رن میں
چھوڑ کر رن نہ فقط ظالمِ خود سر بھاگے
۱۱۲ پہلوانوں کے قدم اٹھ گئے افسر بھاگے

شاد ہوتی تھی جو زخموں کا چمن دیکھتی تھی اور دل بڑھتا تھا خالی جو وہ رن دیکھتی تھی
نیچی نظروں سے لعینوں کا چلن دیکھتی تھی اپنے انداز کو گھونگھٹ میں دلہن دیکھتی تھی
کیوں نہ ممتاز ہو حق جسکو سرا فراز کرے
۱۱۳ اس پری وش کو سزا وار ہے جو ناز کرے

پی کے خوں سرخ ہوئی لالِ یمن کی صورت حال دل زخم سناتے تھے دہَن کی صورت
جس کے پہلو میں وہ آبیٹھی دلہن کی صورت پی لیا خونِ جگر فکرِ سخن کی صورت
وقتِ پیکار اُڑایا نہ فقط سر اس نے
۱۱۴ تیر جو آنے لگا کاٹ دیئے پر اس نے

گہہ جبینوں کی طرف جھک گئی ابرو ہوکر گاہ اعدا کے دماغوں میں گئی بو ہو کر
لخت دل آنکھوں سے گرنے لگے آنسو لی جگہ حلق عدو میں کبھی اُچھو ہو کر
تیغ کی آب نے بیدم کیا خود بینوں کو
۱۱۵ ہچکیاں موت کی آنے لگیں بے دینوں کو

مر گئے پس کے وہ دس پانچ وہ پھڑ کے دو چار کوئی بسمل ہے زمیں پر، کوئی زیں پر بیکار
کوئی دم توڑ رہا ہے کوئی ناری فی النار دست و پا کے جو ذخیرے، تو سروں کے انبار
نہ سنانیں کہیں ثابت ہیں نہ بھالا کوئی
نہ سواروں کا ہے دستہ نہ رسالا کوئی

www.emarsiya.com

۱۱۶

ناگنی بن کے جفا کاروں کو ڈستی ہی رہی واہ کیا دم تھا کہ ہر وار میں گستی ہی رہی
تھی عجب رنگ کی بدلی کہ برستی ہی رہی سرکشوں کے لئے ہر طرح سے پستی ہی رہی
خلق سے جان چھپا کر اسی ہل چل میں رہے
نار میں جا کے بھی وہ طبقۂ اسفل میں رہے ۱۱۷

برق شمشیر سے اُڑتے تھے شرر چار طرف لوٹتے پھرتے تھے میدان میں سر چار طرف
تھے پریشان و حزیں بانئ شر چار طرف چھپتے کس جا کہ یہ تھی مثلِ نظر چار طرف
شوم ہر چند کہ تھے جنگ سے منہ پھیرے ہوئے
بھاگتے خاک کہ تھی اُن کو اجل گھیرے ہوئے ۱۱۸

جب چمک کر صفِ اعدا پہ وہ تلوار گری غل ہوا فوج پہ وہ برقِ شرر بار گری
حشر برپا کیا جس غول پہ خونخوار گری تن کے سو بار اٹھی کوند کے سو بار گری
سر میدان جو چمک اپنی یہ دکھلاتی تھی
جلوۂ حسن پہ بجلی بھی تڑپ جاتی تھی ۱۱۹

مثل سیماب کسی جاوہ ٹھرتی ہی نہ تھی کبھی بے سر لئے گردن سے اترتی ہی نہ تھی
نیت اس کی کبھی خوں پینے سے بھرتی ہی نہ تھی تھی وہ بیباک کہ لاکھوں سے بھی ڈرتی ہی نہ تھی
دل میں کچھ کثرت اعدا کو نہ سمجھا اس نے
قتل فوجوں کو کیا یکہ و تنہا اس نے ۱۲۰

اے قلم پھر حر ذیجاہ کی پیکار دکھا پھر دم جنگ عیاں حشر کے آثار دکھا
نیزے کٹتے ہوئے چلتی ہوئی تلوار دکھا زور بازوئے جواں مرد پھر اکبار دکھا
صورت شیر غضنفر کو جھپٹتے دیکھوں
فوجِ بزدل کے نشاں سامنے کٹتے دیکھوں

www.emarsiya.com

۱۲۱
کیا برابر سپہ شام کے سر گرتے تھے خاک پر گلشن ہستی کے ثمر گرتے تھے
تیغ کہا کہا کے بہم بانئ شر گرتے تھے سر اِدھر گرتے تھے اور جسم اُدھر گرتے تھے
رنگ سب فصل بہاری کے دکھائے رن میں
۱۲۲ تیغ کے پھل نے عجب پھول کھلائے رن میں

غیظ میں بڑھ کے دلاور نے جدھر وار کیا مورچے توڑ دیئے فوج کو فی النار کیا
گرم جنگاہ میں کیا موت کا بازار کیا راہئ ملکِ عدم لشکرِ غدار کیا
ہر طرف تیغ کی بجلی جو وہاں گرتی تھی
۱۲۳ ڈر سے گھبرائی ہوئی رن میں قضا پھرتی تھی

قلب لشکر میں جو شبیرؑ کا یاور پہنچا گھوڑے بھڑکے جو اسدفوج کے اندر پہنچا
پہلواں فوج کے جس جا تھے وہیں پر پہنچا بہرِ قتلِ پسرِ سعدِ بد اختر پہنچا
دی صدا حر نے کہ لے تیغ ادھر آ ظالم
۱۲۴ ہے سپاہی تو ہنر جنگ کے دکھلا ظالم

جبکہ خیمہ سے نہ نکلا عمر ناہنجار پھر پڑا فوج پہ پھر ناصرِ شاہِ ابرار
پھر چمکنے لگی بجلی کی طرح سے تلوار پھر تزلزل ہوا میدانِ وغا کو اکبار
روحیں دوزخ میں عجب سختیاں سہہ کر پہنچیں
۱۲۵ ندیاں خون کی پھر نہر میں بہہ کر پہنچیں

حر کی تلوار سے لاکھوں ہوئے اکدم میں فنا چار سو جنگ کے میدان میں تھا حشر بپا
بار بار آتی تھی یہ ہاتفِ غیبی کی صدا واہ اے شیرِ جواں واہ، ترا کیا کہنا
چرخ ہلتا ہے تزلزل میں زمیں ہے اے حُر
دھوم اس حرب کی تا عرش بریں ہے اے حُر

www.emarsiya.com

۱۲۶

داد پاکر وہ ہنر اور بھی دکھلاتا تھا   لشکرِ ظلم پہ ہر بار ستم ڈھاتا تھا
بل کسی ئل کی جبیں پر جو ذرا پاتا تھا   بڑھ کے نیزے سے کلیجہ وہیں برماتا تھا
کی جو لاکھوں سے دغا شل ہوئے شانے ہے ہے
لے لیا دوڑ کے پنجہ میں قضا نے ہے ہے ۱۲۷

ناگہاں چل گیا برچھی کا جگر پر اک وار   ابھی سنبھلا نہ تھا جو چل گئی سر پر تلوار
سر بھی مجروح ہوا، ہو گیا سینہ بھی فگار   گر کے گھوڑے سے یہ حضرت کو ندا دی اکبار
آئیں گر آپ تو حاصل مجھے عزت ہو جائے
دمِ آخر شہ والا کی زیارت ہو جائے ۱۲۸

دوڑے یہ سن کے سوئے دشت شہِ جن و بشر   باپ کے ساتھ چلے اشک بہاتے اکبر
تھے علمدار بھی ہمراہ نہایت مضطر   لاشۂ حُر پہ پہنچ کر یہ پکارے سرور
بات کر بھائی کہ غم دل پہ مرے چھایا ہے
یاد کرتا تھا جسے وہ ترے پاس آیا ہے ۱۲۹

میرے یاسر مرے عمار مرے شیرِ جواں   میرے شیدا مرے مہمان مرے تشنہ دہاں
میرے مونس مرے دلسوز مرے راحتِ جاں   اس مصیبت میں مجھے چھوڑ کے جاتا ہے کہاں
بیکسی میں تھا بڑا تیرا سہارا بھائی
دشتِ غربت میں لٹا دلبر زہراؑ بھائی ۱۳۰

حر نے آوازِ شہنشاہِ حجازی سن کر   کھول دیں خون بھری آنکھیں بحالِ مضطر
دل شگفتہ ہوا آیا گلِ زہراؑ جو نظر   چوم کر پائے مبارک کو یہ بولا صفدر
ہوئی حاصل جو دمِ نزع زیارت مولا
دین و دنیا کی مجھے مل گئی دولت مولا

www.emarsiya.com

۱۳۱
اس گھڑی پیش نظر باغ جناں کی ہے بہار طیر ہیں نغمہ سرا، جھوم رہے ہیں اشجار
جلوے دکھلاتی ہیں حورانِ بہشتی ہر بار وہ ملک لائے جواہر کے طبق بہرِ نثار
آپ کے صدقے میں کیا عز و شرف پائے ہیں
میرے لینے کو رسولؐ عربی آئے ہیں

۱۳۲
باتیں کرتا تھا یہ سرور سے حُرِ عالیجاہ رنگِ رخ زرد ہوا ہچکیاں آئیں ناگاہ
مردنی چھا گئی چہرہ پہ، ہوا حال تباہ طائر روح نے لی، گلشن فردوس کی راہ
چل بسا شیر جو یا حیدرؑ صفدر کہہ کر
شہ نے سر پیٹ لیا ہائے برادر کہہ کر

۱۳۳
رو کے چلائے مرے شیر دلاور ہے ہے میرے مونس مرے ناصر مرے یاور ہے ہے
کیوں نہ تڑپے ترے غم میں دل مضطر ہے ہے ہوگا لاشے کو کفن بھی نہ میسر ہے ہے
خالق کون و مکان اس کی جزا دے بھائی
حُلۂ خلدِ بریں تجھ کو خدا دے بھائی

۱۳۴
بس قلم روک لے بزمؔ اور یہی مانگ دعا اے شہِ کون و مکاں لختِ دلِ عقدِ کشا
آرزو مجھ کو نہ زر کی نہ گُہر کی پروا طالبِ دولتِ دیں ہے دلِ مضطر میرا
ہند میں رہ کے نہ اب رنج کے ساماں دیکھوں
جلد آنکھوں سے ضریحِ شہِؑ ذیشاں دیکھوں

www.emarsiya.com